مدینہ کے شیخ احمد کے خواب کی حقیقت

سماحتہ الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ

ناشر

سلفیہ مسلم ایجوکیش [illegible] ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل [illegible] نگر ١٩٠٠١

مدینہ کے شیخ احمد کے خواب کی حقیقت

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر
جمعیۃ منزل بربر شاہ، سری نگر- ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)
برائے مفت تقسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پرفتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفّاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جا رہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین ومذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار ونظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعثِ ہدایت ورحمت ہو۔ خالق ومخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد وزندقہ شرکیات وبدعات، ظلم وناانصافی، فحاشی وعریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں مؤثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

چیئرمین

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل، بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے مطالعہ میں شیخ احمد خادم حرم نبوی مدینہ منورہ سے منسوب یہ وصیت آئی ہے جس میں یہ تحریر کیا گیا ہے :

" میں جمعہ کی ایک رات قرآن مجید کے مطالعہ میں مشغول تھا۔ سونے سے قبل مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دکھائی دیئے۔ انھوں نے مجھے آواز دے کر کہا :

'شیخ احمد !'

میں نے جواب دیا : 'رسول اللہ ! میں حاضرِ خدمت ہوں'۔

پھر آپؐ نے فرمایا : 'میں لوگوں کے بداعمال سے اتنا شرمندہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں سے ملاقات کی تاب نہیں رکھتا۔ صرف ایک ہفتہ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی غیر مسلم کی حیثیت سے مر چکے ہیں'۔

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کے چند گناہوں کا تذکرہ کیا اور اس کے بعد گویا ہوئے :

"یہ وصیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے رحمت بن کر نازل ہوئی ہے"۔

اس کے بعد آپؐ نے قیامت کی چند نشانیاں ذکر کیں اور پھر فرمایا :

"شیخ احمد ! لوگوں تک یہ نصیحت پھیلا دو جو کہ درحقیقت لوحِ محفوظ سے اتاری گئی ہے، جو لوگ اس وصیت کو لکھ کر قریہ بہ قریہ اور شہر در شہر پھیلائیں گے وہ جنّت کے مستحق ہوں گے اس کے برعکس جو لوگ اسے نہ لکھیں گے اور نہ پھیلائیں گے

وہ روزِ محشر میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔ اس وصیّت کو عام کرنے والے غربت سے امیری، قرض سے چھٹکارا اور گناہوں سے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے والدین کے لئے بھی معافی حاصل کرلیں گے لیکن اس وصیّت سے گریز کرنے والے حضرات نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی منہ کی سیاہی کے علاوہ کچھ نہ حاصل کرسکیں گے۔"

اس وصیّت کے حامل شیخ احمد کی طرف سے یہ بات بھی منسوب کی گئی ہے کہ انھوں نے تین دفعہ خدا کی قسم کھانے کے بعد یہ کہا: "جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو غیر مسلم کی موت مروں، جو لوگ اس وصیّت پر یقین نہ رکھیں وہ کافر ہیں۔"

یہ ہے خلاصہ اس جھوٹی وصیّت کا جسے انتہائی ڈھٹائی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہے پچھلے کئی برسوں سے اس وصیّت کو بار بار منظرِ عام پر لایا جارہا ہے۔ ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس مزعومہ وصیّت کے اپنے الفاظ میں جو سراسر جھوٹ ہے، کئی ایک اختلافات ہیں۔

اس وصیّت کے ایک نسخہ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مذکورہ شیخ احمد نے سوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اس وصیّت کو آپؐ سے وصول کیا اور متذکرہ بالا بیان کے مطابق شیخ صاحب نے سونے سے قبل یعنی جاگنے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وصیّت کو سنا۔ جس جعل ساز نے یہ وصیّت بنائی ہے اس نے اور کئی باتوں کا دعویٰ بھی کیا ہے جو سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ میں اس مضمون کے آخر میں ان تمام باتوں کی طرف اشارہ کروں گا۔

میں اس سے قبل لوگوں کے سامنے اس وصیّت کی جعل سازی کی طرف کئی دفعہ اشارہ کرچکا ہوں اور میں اس وصیّت کے کھلے جھوٹ اور بودے پن کی وجہ سے

دوبارہ اس کی تردید نہیں کرنا چاہتا تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ ایک معمولی سی سوجھ بوجھ رکھنے والا اور فطرتِ سلیم سے آراستہ شخص اس پر یقین کر سکے گا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے لوگ اس وصیت کے فریب کا شکار ہو چکے ہیں اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک دفعہ پھر اس موضوع پر قلم اٹھاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ مبارک سے اس جھوٹ اور ملمع سازی کے پردہ کو چاک کروں تاکہ آئندہ کوئی مسلمان اس وصیت کے پُر فریب چنگل میں نہ پھنس سکے۔

میں نے شیخ احمد کہ جن کی طرف اس وصیت کو منسوب کیا گیا ہے، کے چند اقربا سے استفسار کیا تھا لیکن انھوں نے صاف صاف اقرار کیا کہ شیخ احمد کی طرف اس وصیت کی نسبت بالکل جھوٹ ہے اور انھوں نے اپنی زندگی میں کبھی اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

شیخ احمد عرصہ ہوا اللہ کو پیارے ہو گئے لیکن انھوں نے یا اگر ان سے افضل کسی شخص نے رسول ؐ اللہ کو خواب میں یا جیتے جاگتے دیکھا ہو تو کیا ہمارے لئے اس کی تصدیق کرنا لازمی ہو جاتا ہے؟ اگر اس وصیت کی نسبت شیخ احمد کی طرف درست بھی مان لی جائے تب بھی ہمارے پاس متذکرہ بالا دلیل کے علاوہ کئی دلائل ہیں، جو یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ شیخ احمد آنحضورؐ کی جانب سے نہیں بلکہ شیطانی وسوسہ کا شکار ہوئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو جاگنے کے عالم میں آپؐ کا دکھائی دیا جانا ناممکن ہے۔ بعض صوفیوں کا یہ کہنا کہ انھوں نے عالم ہوش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے یا یہ کہ میلاد کے جلسوں میں آنحضورؐ تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کو اپنی ملاقات سے نوازتے ہیں تو یہ نہ صرف یہ کہ ایک سفید جھوٹ ہے

اور کھلا بہتان ہے بلکہ یہ کہنا قرآن مجید کے صریح اقوال، احادیث رسولؐ اور جمہور علماء کے اتفاق کے بھی منافی ہے وہ اس لئے کہ جو لوگ فوت ہو چکے ہیں وہ یوم قیامت سے پہلے اپنی قبروں سے باہر نہیں آسکیں گے جو شخص اس بات پر یقین نہیں رکھتا وہ صحابہ، تابعین اور سلف صالح کے راستہ سے ہٹا ہوا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری زندگی راستی اور سچائی کا نمونہ رہے اور مرنے کے بعد بھی اگر کسی شخص کو عالم رؤیا میں دکھائی دیئے جائیں تو سوائے سچ کے اور کچھ نہ کہیں گے جیسا کہ بعد میں عرض کیا جائے گا، یہ وصیت آپؐ کی اپنی لائی ہوئی شریعت کے تار و پود بکھیرتی ہے۔ یہ درست ہے کہ جس کسی شخص نے آپؐ کو خواب میں دیکھا اس نے آپؐ ہی کو دیکھا ہوگا کیونکہ ایک حدیث کے مطابق شیطان آپؐ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا لیکن اصل سوال یہ ہے کہ آپؐ کو دیکھنے کا دعویدار شخص اپنے دعوے میں کہاں تک سچا ہے؟ اور اس بات کا دار و مدار زیادہ تر اس شخص کے اپنے اعمال سے ہے کہ وہ کہاں تک راست باز، ایماندار، متقی اور دین کا فہم رکھنے والا ہے۔

بہت سی ایسی احادیث جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاتی ہے کہ آپؐ نے اپنی زندگی میں انھیں ارشاد فرمایا ہوگا، صرف اس لئے ناقابل قبول ہیں کہ ان کی روایت کرنے والے قابلِ اعتماد لوگ نہیں ہیں۔ بعض احادیث قابلِ اعتماد واسطوں سے نقل ہوئی ہیں لیکن انھیں اس وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے کہ وہ ایسی احادیث سے ٹکرا رہی ہیں جو زیادہ معتمد ذریعوں سے منقول ہوئی ہیں۔ بعض دفعہ دو متعارض حدیثوں میں علم اصولِ حدیث کے ضابطوں کے مطابق مفاہمت پیدا

کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اگر ایسا کرنا بھی محال ہو تو بعد والی حدیث کو پچھلی احادیث کے لئے ناسخ مان لیا جاتا ہے بشرطیکہ بعد والی احادیث انتہائی قابل اعتماد ذرائع سے موصول ہوئی ہوں اگر مفاہمت کی یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو پھر اس حدیث کو ترک کر دیا جاتا ہے جس کا راوی قوتِ حافظہ اور دینداری کے معیار سے فروتر ہو۔ علم اصولِ حدیث میں ایسی حدیث کو شاذ کہا جاتا ہے۔ اب ذرا اس نام نہاد وصیّت کا جائزہ لیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف اس کی نسبت ایک ایسے شخص کی طرف سے کی گئی ہے جو خود بھی مجہول ہے اور جس کی دینداری اور امانت بھی غیر معروف ہے اور اگر بالفرض یہ وصیّت اسلام کے خلاف نہ ہوتی تب بھی اسی ایک وجہ کی بناء پر اسے مسترد کر دیا جاتا لیکن یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ اس وصیّت کو اوّل تو آنحضورؐ کی طرف ہی غلط منسوب کیا گیا ہے اور دوسرے یہ کئی غلط باتوں کا پلندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ آگ میں اپنا ٹھکانہ بنالے"۔

اس وصیّت کے بنانے والے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف ایسی بات منسوب کی ہے جو آپؐ نے قطعاً نہیں فرمائی۔ اس حدیث کی روشنی میں ایسے شخص کو اپنا مقام جان لینا چاہیئے اِلّا یہ کہ وہ توبہ کرے اور اس بات کا اعلان کرے کہ اس نے اللہ کے رسول کی طرف ایک جھوٹی وصیّت کو منسوب کیا ہے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ایک جھوٹی بات کو پھیلانے والے شخص کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ لوگوں کے سامنے اس بات کا اقرار نہ کرلے کہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور آئندہ اس جھوٹ سے احتراز کرنے کا عہد کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ ج وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (بقرہ: ۱۶۰، ۱۵۹)

بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں ہماری اتاری ہوئی کھلی کھلی نشانیوں اور ہماری ہدایات کو بعد اس کے کہ ہم نے وہ کتاب میں کھول کر لوگوں کے لئے بیان کر دی تھیں تو وہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جن پر لعنت کرنے والے لعنت کریں گے۔ البتہ جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اصلاح کر لی اور واضح طور پر بیان کر دیا تو ان کی توبہ میں قبول کروں گا۔ میں بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

اس آیت سے واضح ہے کہ جو شخص سچائی کو چھپاتا ہے اس کی توبہ اسی وقت قبول ہو گی جب کہ وہ اپنی غلطیوں کو بیان کرے اور ان کا تدارک بھی کرے۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے اپنا دین تمام کر دیا ہے اور رسول اللہ کو مکمل دین کے ساتھ بھیج کر اپنی نعمت کو بھی نقطۂ کمال تک پہنچا دیا ہے اور اپنے رسول کو اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھایا جب تک کہ دین وضاحت کے ساتھ بیان نہیں ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (مائدہ : ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند فرمایا۔

اس وصیت کو بنانے والا چودھویں صدی ہجری میں ظاہر ہو کر ایک ایسی نئی

بات کا آغاز کرتا ہے جس کے ماننے والے جنّت کے مستحق ہوں گے اور جس کا انکار کرنے والے جنّت سے محروم ہو جائیں گے۔ مزید برآں یہ شخص اپنی وصیّت کو قرآن سے افضل قرار دیتا ہے کہ جو بھی اس کی نقل اتار کر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پھیلائے گا وہ جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالے گا لیکن جو ایسا نہ کرے گا وہ بروزِ قیامت آنحضورؐ کی شفاعت سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔

اس کا یہ کہنا بالکل غلط ہے اور اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ یہ وصیّت بناوٹی ہے جو اپنے بنانے والے کے سفید جھوٹ کا ایک اعلیٰ شاہکار ہے وہ اس لئے کہ اگر قرآن مجید کو بھی کوئی شخص لکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پھیلائے تو وہ اس وقت تک ان تمام انعامات کا سزاوار نہیں ہوگا جب تک کہ وہ خود قرآنی تعلیمات پر عامل نہ ہو اب انسان خود ہی فیصلہ کرے کہ ایک جھوٹی وصیّت کو لکھ کر پھیلانے والے کے لئے اتنی بڑی بشارت کیسے ہو سکتی ہے یہاں تک کہ وہ لوگ جو قرآن کو لکھ کر نہیں پھیلاتے وہ بھی قیامت کے دن آنحضورؐ کی شفاعت سے محروم نہیں ہوں گے بشرطیکہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوں اور اس کی بھیجی ہوئی شریعت کے پابند ہوں۔

اس مزعومہ وصیّت کا یہ ایک جھوٹ ہی ساری وصیّت کے باطل ہونے پر شاہد ہے اور اس وصیّت کے خالق کی گمراہ کن باتیں ہیں اور رہا ہے اس کا وضع کرنے والا اپنی سچائی پر ہزاروں قسمیں بھی کھا بیٹھے ہمیں اس کے جھوٹا ہونے پر قطعاً کوئی شک نہیں ہوگا۔

ہم اللہ کی قسم کھا کر اور اللہ، اس کے فرشتوں اور ان تمام مسلمانوں کو جن کے علم میں یہ وصیّت آئی ہو، گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وصیّت

نہیں ہے بلکہ آپؐ کے اوپر ایک بہت بڑا بہتان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ جھوٹے کو بے عزت کرے اور اسے وہ سزا دے جس کا وہ مستحق ہے۔

ان تمام باتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں سے بھی اس وصیت کے بناوٹی ہونے کا پتہ چلتا ہے:

شیخ احمد نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہفتہ کے اندر اندر ساٹھ ہزار آدمیوں کے غیر مسلم کی حیثیت سے مرنے کی پیشین گوئی کی ہے۔ یہ بات غیب سے متعلق ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ آپؐ کی وفات کے بعد پیشین گوئیوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اب یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد بھی علم غیب رکھتے ہیں جبکہ خود اپنی زندگی میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کبھی علم غیب جاننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (الانعام: ۵۰)	کہہ دیجئے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (نمل: ۶۵)	کہہ دیجئے کہ زمین و آسمان میں سوائے اللہ کے اور کسی کو غیب کا علم حاصل نہیں۔

آپؐ نے فرمایا:

"روز قیامت کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے دور رکھا جائے گا۔ میں کہوں گا، اے اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ مجھے بتایا جائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کچھ کیا۔ پھر میں وہی

کچھ کہوں گا جو عیسیٰؑ کہیں گے۔ میں ان پر اسی وقت تک گواہ تھا جب میں ان کے درمیان تھا اور پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگراں تھا اور بیشک تو ہر چیز پر گواہ ہے۔"

شیخ صاحب کا یہ کہنا کہ جو شخص بھی اس وصیت کو لکھے گا، وہ فقیری سے تونگری، قرض سے چھٹکارا اور گناہوں سے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے والدین کے لئے بھی معافی حاصل کرلے گا تو یہ سراسر جھوٹ ہے اور اس بات کا ایک اور ثبوت کہ یہ وصیّت جعلی ہے۔ قرآن مجید کو بھی ان مقاصد کے لئے لکھا جائے تو ان تمام چیزوں کا حاصل ہونا ضروری نہیں چہ جائیکہ اس جعلی وصیّت کو لکھ کر پھیلانے سے۔

اس شخص کی یہ اتنی بڑی جسارت ہے کہ وہ لوگوں کو اس جھوٹی وصیّت سے وابستہ کرنا چاہتا ہے تاکہ لوگ مذکورہ مقاصد کو حاصل کرنے کے جائز طریقوں سے لاتعلق ہوکر صرف اس جھوٹی وصیّت کے لکھنے اور پھیلانے میں مصروف رہیں۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں لوگوں میں مایوسی پھیلانے سے اور خواہشات اور شیطان کا اتباع کرنے سے۔

صاحبِ وصیّت کا یہ کہنا کہ "جو اسے نہ لکھے گا، دنیا اور آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ رہے گا" ایک اور نشانی اس وصیت کے جھوٹا ہونے کی ہے۔ ایک معمولی سی عقل رکھنے والا بھی اس بات کو باور نہ کرے گا کہ ایک ایسا شخص جو چودھویں صدی میں ظاہر ہوا، جس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ کون تھا اور کہاں سے آیا اور پھر اس نے رسولؐ پر جھوٹ باندھا، ایسے آدمی کی لکھی ہوئی وصیّت کو اگر کسی نے نہ لکھا تو اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں سیاہ

رہے گا اور جو لکھے گا وہ غنی ہو جائے گا اور قرض سے چھٹکارا پالے گا۔ تمام گناہ اس کے معاف ہو جائیں گے۔ اللہ کی پناہ! اس سے بڑھ کر بہتان اور کیا ہوگا؟

حالاتِ زمانہ سے بھی اس بات کی تائید نہیں ہوتی۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس وصیّت کو نہیں لکھا اور ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور ایسے لوگ بھی ہیں جن کی تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے جنہوں نے کئی دفعہ اس وصیّت کو لکھا لیکن نہ ہی ان کی غربت دور ہوئی اور نہ ہی ان کا قرضہ دور ہوا۔ شریعت نے جب قرآن لکھنے والے کے لئے یہ سارے انعامات نہیں گنائے تو ایسی جھوٹی وصیّت کے لکھنے والے کے لئے یہ سب باتیں کیسے ثابت ہوگئیں؟ یہ تو اللہ کی شان ہے کہ اتنے بڑے جھوٹ پر بھی اللہ کا حلم غالب رہتا ہے۔

صاحبِ وصیّت نے یہ بھی لکھا ہے کہ (جو اس کی تصدیق کرے گا آگ کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور جو اسے جھٹلائے گا، کافر قرار پائے گا) یہ ایک اور دلیل ہے اس وصیّت کے جھوٹ ہونے کی۔ یہ دروغ گو آدمی چاہتا ہے کہ لوگ اس کے جھوٹ کی تصدیق کریں اور پھر نعوذ باللہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا تصدیق کرنے والا آگ سے بچ جائے گا اور اس کا جھٹلانے والا کفر کا مرتکب ہوگا۔ اس شخص نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر بھی بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے اور میں قسمیہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کی تصدیق کرنے والا ہی کفر کا مرتکب ہو سکتا ہے نہ کہ اس کو جھٹلانے والا کیونکہ اس وصیّت کے جھوٹا ہونے میں اب کیا شک باقی رہ گیا ہے۔

قارئینِ کرام اور برادرانِ اسلام! ہم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ اس جھوٹے شخص

نے لوگوں کے لئے ایک نئی چیز گھڑی ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں فرمایا۔ دین میں ایسا اضافہ کرنا چاہا ہے جو دین کا جزو نہیں ہے حالانکہ اللہ نے چودہ سو سال پہلے اس دین کو کامل اور تمام بنا دیا تھا۔

تمام مسلمانوں کے لئے میری یہ نصیحت ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کی طرف کان لگانے سے بچیں اور نہ ہی انھیں پھیلانے کی کوشش کریں۔ حق بات چھپائے نہیں چھپتی بلکہ حق ہمیشہ اپنے نور سے پہچانا جاتا ہے۔ حق کی بات بھی جاننی ہو تو اسے دلائل کے ساتھ جاننے کی کوشش کریں اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اہلِ علم کی طرف رجوع کریں۔ جھوٹے شخص کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔

کیا شیطان مردود نے ہمارے ماں باپ (آدم اور حوّا علیہما السلام) سے قسم کھا کر نہیں کہا تھا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں؟

شیطان اور اس کے چیلے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہمیشہ سے جھوٹی قسمیں اور بناوٹی وعدے کرتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے مکر اور اس کے چیلوں کے شیطانی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھے۔ یقیناً اللہ اپنے دین کی مدد کرنے والا ہے چاہے دین کے دشمن کتنا ہی لوگوں کو بہکانے اور ورغلانے کی کوشش کریں۔

صاحب وصیّت نے منکرات کے پھیلنے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں منکرات کا زور ہے۔ قرآن مجید اور سنّتِ رسولؐ میں منکرات سے بچنے پر بار بار زور دیا گیا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہدایت اور رہنمائی کے لئے قرآن اور سنّت کافی ہیں۔

ہم اللہ کی بارگاہ میں دعاگو ہیں کہ اللہ مسلمانوں کی حالت بہتر بنائے اور انھیں حق بات پر چلنے اور تمام گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

صاحبِ وصیت نے قیامت کی نشانیاں بھی ذکر کی ہیں۔ قرآن نے قیامت کی نشانیوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور احادیثِ نبویہ میں ان کی تفصیلات ملتی ہیں۔ احادیث کی کتابوں اور اہلِ علم کی تصنیفات میں ان چیزوں کا بہ خوبی بیان آگیا ہے۔ ہمیں اس جھوٹے مفتری کے بیان کی ضرورت نہیں جس نے حق کے ساتھ باطل گھول کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلّا بالله العلي العظيم والحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على عبده ورسوله الصادق الأمين وعلى آله وأصحابه وأتباعه بإحسان إلى يوم الدين.

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱۔ کلمہ طیبہ
۲۔ اتباعِ رسولؐ
۳۔ ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴۔ شیخ ابن باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵۔ حقیقتِ شرک
۶۔ وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷۔ عقیدۂ توحید
۸۔ اسلامی پردہ
۹۔ اسلامی عقیدہ
۱۰۔ حدیثِ قبور
۱۱۔ تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۲۔ فریضۂ زکوٰۃ اور اسلام
۱۳۔ ہمارا امام
۱۴۔ اصلی اہلِ سنت کون؟
۱۵۔ اصلاح عقیدہ
۱۶۔ تعبان محمدی
۱۷۔ تحفۂ محمدی
۱۸۔ برأتِ محمدی
۱۹۔ تعویذ محمدی
۲۰۔ رسوم اسلامیہ
۲۱۔ وہم و رسم اور شریعت
۲۲۔ تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۳۔ بدعت اور سنت میں فرق
۲۴۔ مروجہ بدعات و رسوم کی حقیقت
۲۵۔ غور طلب سوالات
۲۶۔ اختلافِ سنت کے اسباب اور ان کا صحیح حل
۲۷۔ فضائل عشرۂ ذی الحجہ اور مسائل قربانی
۲۸۔ اسلام کی بنیاد
۲۹۔ رمضان المبارک کے فضائل و احکام
۳۰۔ اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۳۱۔ محفلِ میلاد
۳۲۔ مسلمان اور قبر پرستی
۳۳۔ مساجد میں شور وغل
۳۴۔ شرعی طلاق
۳۵۔ استنجا اور وضو کے احکام و مسائل
۳۶۔ فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۷۔ فلسفہ قربانی با اصول قرآنی
۳۸۔ میں اہلِ حدیث کیوں ہوا۔
۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ذی جود
۴۰۔ خمینی اور تشیع
۴۱۔ احسن الجزا فی تحقیق مسائل العزا
۴۲۔ حکم النبی بکفر من لایصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۴۳۔ ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۴۴۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب
۴۵۔ ماہ ربیع الاول اور حبِ رسولؐ کے مظاہرے
۴۶۔ اہلِ تصوف کی کارستانیاں

ملنے کا پتہ: مکتبہ مسلم، بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

آئینہ

جمعیۃ اہلِ حدیث جموں و کشمیر

جمعیۃ کی تاسیس	۱۹۲۴ء
جمعیۃ کا پہلا نام	انجمن اہلِ حدیث
جمعیۃ کا دوسرا نام	جمعیۃ اہلِ حدیث جموں و کشمیر

جمعیۃ کے مراکز

ضلع مراکز	۱۴	اساتذہ کلیات	۱۸
تحصیل مراکز	۴۹	مکاتب و مساجد	۶۰
اکائیاں	۳۵۰	اساتذہ مکاتب و مساجد	۶۰
مساجد	۲۰۰	طلبار مکاتب و مساجد	۱۲۰۰
ائمہ و خطبار	۲۰۰	مکتبہ جات	۲
گشتی مبلغین	۱۰	عملہ مکتبہ جات	۳
مدارس عصریہ	۱۱	لائبریریاں	۱۰۰
طلبار مدارسِ عصریہ	۲۳۵۰	اخبار و رسائل (اخبار مسلم)	۱
اساتذہ مدارسِ عصریہ	۹۳	تعداد مطبوعات کتب	۲۵
کلیات عربی	۱	مرکزی لائبریری	۱
طلبار کلیات	۱۰۰		

آئندہ کے منصوبے

۱۔ طبیّہ کالج کا قیام

۲۔ ایک اسلامی یونیورسٹی کا قیام

۳۔ ایک پرنٹنگ پریس

۴۔ یتیم خانہ

۵۔ مسافر خانہ و سرائے

۶۔ ایک علمی ادبی میگزین کا اجرار

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

______ جمعیۃ اہل حدیث جموں وکشمیر

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابو حنیفہ رح سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابو حنیفہ رح نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)